جلد ۲۹ | ۹ ماہ تبلیغ ۱۳۲۰ ہش | ۱۲ محرم ۱۳۶۰ ہجری | ۹ فروری ۱۹۴۱ء | نمبر ۳۲

خطبۂ جمعہ

بعض حکام کے افسوسناک رویہ پر صبر اور دعاؤں سے کام لو

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۷ ماہ تبلیغ ۱۳۲۰ ہش مطابق ۷ فروری ۱۹۴۱ء

مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

مجھے کھانا کھانے کے بعد چونکہ شدید متلی کی تکلیف ہوگئی ہے۔ اس لئے میں زیادہ دیر تک نہیں بول سکتا۔ لیکن موقعہ اور اہمیت کے لحاظ سے میں ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ ایک اہم امر کی طرف جماعت کو توجہ دلا دوں۔ اور وُہ یہ ہے کہ گزشتہ چند ہفتوں سے حکام کا رویہ کچھ ایسا ہو رہا ہے۔ جو اس نیت پر دلالت کرتا ہے۔ کہ وُہ جماعت احمدیہ کو بدنام کرنا چاہتے ہیں یا اُسے بلاوجہ دق کرنا چاہتے ہیں۔ ابھی تک میں اس نتیجہ پر نہیں پہنچ سکا۔ کہ اس کی اصل ذمہ واری کس حاکم پر عائد ہوتی ہے۔ لیکن بہرحال سکھوں کے دیوان کے بعد سے لے کر اب تک باوجود اس بات کو تسلیم کرنے کے کہ جماعت احمدیہ کا نمونہ نہایت اعلےٰ درجہ کا تھا اور تحریری طور پر اس کا اظہار کرنے کے عملی کارروائی یہی ہو رہی ہے۔ کہ مختلف مواقع پیدا کر کے جماعت احمدیہ کو دق کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ گو میں نہیں سمجھ سکا۔ کہ اگر اس حالت کا موجب کوئی انگریز ہے۔ تو انگریز قوم جو اتنی ہوشیار ہے۔ اور جو اس بات کو سمجھتی ہے۔ کہ ایام جنگ میں کسی قسم کا فتنہ پیدا کرنا بالخصوص ایسی جنگ کے دنوں میں جس میں خود انگلستان کی ہستی معرضِ خطر میں ہے۔ کوئی دانائی کی بات نہیں ہوسکتی۔ وُہ کس طرح اس قسم کی فتنہ انگیزی کو جائز سمجھ رہی ہے۔ اس قسم کا فعل کسی قوم کا فرد اس وقت تک نہیں کرسکتا۔ جب تک وہ اپنی قوم کا دُشمن نہ ہو۔ یا حد درجہ کا احمق اور بیوقوف نہ ہو۔ لیکن چونکہ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس کی ذمہ داری ہندوستانیوں پر ہے۔ یا انگریزوں پر ہے۔ یا کسی اور پر ہے۔ اس لئے باوجود اس بات کو نہایت ہی ناپسند کرنے کے میں اس کے متعلق کسی قسم کے خیالات کا اظہار کرنا نہیں چاہتا لیکن میں یہ بھی جانتا ہُوں۔ کہ یہ واقعات ہر ایک کو نظر آرہے ہیں۔ صرف یہی نہیں۔ کہ میرے سامنے ہیں بلکہ جماعت کے دوستوں نے بھی ان واقعات کو دیکھا ہے۔ مثلاً یہ کوئی پوشیدہ بات نہ تھی۔ کہ سکھوں کا یہاں دیوان ہوا۔ اور وُہ تلواریں اور کلہاڑے ہلاتے ہُوئے ہماری گلیوں میں سے گزرے۔ آخر ایک مذہبی دیوان کے ساتھ اس قسم کے پروسیشن کا کیا تعلق ہوسکتا تھا۔ جس میں وُہ نیزے، تلواریں اور کلہاڑے لے کر نکلے۔ اور جب وہ تلواریں اور کلہاڑے لیکر نکلے۔ اور انہیں ہلاتے ہُوئے ہماری گلیوں میں سے گزرے۔ تو اس کے سوائے اس کے اور کیا معنے تھے کہ وُہ یہ بتانا چاہتے تھے۔ کہ ہم تلواریں اور کلہاڑوں سے لڑنے کے لئے تیار ہیں۔ اگر آنا ہے۔ تو آجاؤ۔ گویا یہ ایک خاموش اشتعال انگیزی تھی۔ مگر ہماری جماعت نے صبر کیا۔ اور اس نے سکھوں کے اس رویہ کے باوجود اپنے جذبات کو قابو میں رکھا۔ لیکن اب جبکہ خدام الاحمدیہ کا جلسہ ہُوا۔ اور اس میں اتفاقی طور پر بعض لوگ کلہاڑیاں لے کر آگئے۔ تو باوجود اس کے کہ خدام الاحمدیہ نے اس قسم کا کوئی پروسیشن نہیں نکالا تھا جس قسم کا سکھوں نے نکالا۔ حکام نے یہ نوٹس دے دیا۔ کہ اس جلسہ میں بعض لوگ کلہاڑے لے کر آئے ہیں۔ جو امن عامہ کے منافی ہے اسے روکا جائے۔ گویا اس وقت حکومت کے دو قانون جاری ہیں۔ ایک قانون وُہ ہے۔ جو سکھوں کے لئے ہے۔ اور دوسرا قانون وُہ ہے۔ جو احمدیوں کے لئے ہے۔ سکھوں کے متعلق تو یہ قانون ہے۔ کہ وُہ ڈپٹی کمشنر۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ ریذیڈنٹ مجسٹریٹ اور پولیس کی ایک بہت بڑی جمعیت کے سامنے احمدیوں کے محلوں میں سے کلہاڑیاں اور تلواریں ہلاتے ہوئے جلوس کی صورت میں گزریں۔ تو یہ بالکل جائز اور درست ہے۔ لیکن احمدیوں کے لئے یہ قانون ہے۔ کہ وُہ اس قسم کا پروسیشن نکالیں یا نہ نکالیں۔ اگر ان میں سے کچھ لوگ عادتاً جیسا کہ زمینداروں کی عام طور پر عادت ہوتی ہے۔ کہ وُہ اپنے ہاتھ میں سونٹا یا کلہاڑی وغیرہ رکھتے ہیں۔ ایسے طور پر نہیں۔ کہ کسی کو اشتعال دلانا مقصود ہو۔ یا گلیوں میں سے وُہ کلہاڑیوں کو ہلاتے ہُوئے گزریں۔ کسی جگہ جائیں۔ تو ان کے لئے یہ بات ناجائز ہے۔ جس کے معنے سوائے اسکے کچھ نہیں کہ بعض حکام کی ذہنیت یہ ہے۔ کہ جو طاقتور ہو۔ اس کے آگے جھک جاؤ۔ اور جو کمزور ہو۔ اس کو دباؤ۔ احمدی چونکہ تھوڑے ہیں۔ اس لئے ان کے لئے اور قانون ہے لیکن سکھ چونکہ زیادہ ہیں۔ اور ان کے متعلق گورنمنٹ کو یہ خطرہ ہے کہ اگر ان سے مقابلہ کیا۔ تو بھرتی بند ہوجائیگی۔ اور ملک میں اشتعال پیدا ہوجائے گا۔ اس لئے ان کے لئے اور قانون ہے ؞

میری غرض ان واقعات کو خطبہ میں بیان کرنے سے یہ ہے۔ کہ اس قسم کے حالات کو دیکھ کر بسا اوقات جماعتوں میں بے چینی۔ اور بے اطمینانی پیدا ہو جاتی ہے۔ میں نے کل خدام الاحمدیہ کو اسی لئے مخفی طور پر اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ صبر سے کام لو۔ اور اپنے جذبات کو قابو میں رکھو۔ کچھ مواقع اس قسم کے ہوتے ہیں۔ کہ اگر کوئی نادان نادانی بھی کرے۔ تو انسان کو صبر سے کام لینا پڑتا ہے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ تبلیغ ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج بعد دوپہر تلی اور کھانسی کی شکائت رہی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے۔ حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت ضعف اور چکروں کی وجہ سے ناساز ہے۔ حرم ثانی کی طبیعت بھی علیل ہے۔ صحت کے لئے دعا کی جائے۔

آج نو بجے صبح سے بارہ بجے تک خدام الاحمدیہ کی ورزشی کھیلوں کا مقابلہ ہوا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بھی دس بجے سے آخر تک تشریف فرما رہے اور انعامات تقسیم فرمائے۔ نیز ورزشی کھیلوں کے متعلق اہم ہدایات دیں۔

بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں تقریری مقابلہ ہوا جس میں اہمیت ایثار۔ اور برکات استقلال پر بیس مجالس کے نمائندوں نے تقاریر کیں۔ فیاض احمد صاحب ملتان اول۔ سلطان محمود صاحب لاہور دوم اور محمود احمد صاحب لاہور کو سوم قرار دے کر صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے انعامات عطا کئے۔

یہ زمانہ جس میں سے ہم گزر رہے ہیں ایسا نازک ہے۔ کہ خواہ ہندوستانی حماقت کریں یا انگریز کسی بے وقوفی کا ارتکاب کریں۔ ہم میں سے ہر شخص کا فرض ہے۔ کہ وہ اس قسم کی انگیخت اور شرارت پر صبر کرتے ہوئے اپنے نفس کو دبائے اور جذبات کو بے قابو نہ ہونے دے آج ہندوستان کے لئے زندگی اور موت کا سوال درپیش ہے۔ اور ہمارے ملک کی قسمت انگلستان سے اس طرح وابستہ ہو چکی ہے۔ کہ جب تک یہ دونوں جہاز الگ الگ نہ ہو جائیں۔ اور جب تک یہ دونوں حکومتیں علیحدہ علیحدہ نہ ہو جائیں۔ اس وقت تک انگلستان کو جو نقصان پہونچے گا اس سے بہت زیادہ سخت نقصان ہندوستان کو پہونچے گا۔ پس بنی نوع انسان کی خیر خواہی اور ملک کی محبت اسی میں ہے کہ ہم اپنے جذبات کو قابو میں رکھیں۔ اور سب سے مقدم اس امر کو سمجھیں۔ کہ جو شخص فوج میں بھرتی ہو سکتا ہے۔ وہ فوج میں بھرتی ہو جائے۔ جو مالی مدد دے سکتا ہے۔ وہ مالی مدد دے۔ اور جو کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ وہ دعا کرے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس فتنہ سے ہم سب کو بچائے۔ اور ہمارے طفیل انگلستان کو بھی محفوظ رکھے۔ پس ان عارضی باتوں پر جوش میں آجانا عقلمندی کے خلاف ہے بے شک مجھے ان باتوں کی وجہ سے شکوہ ہے۔ اور بے شک تمہارے دل میں بھی غصہ پیدا ہوتا ہوگا مگر غصہ نکالنے کا موقعہ وہ ہوگا۔ جب جنگ ختم ہو جائے گی۔ اس وقت تمہارا کام یہی ہے کہ تم اپنے جذبات کو دبا کر صرف اس امر کی طرف متوجہ رہو۔ کہ یہ عظیم الشان تباہی جو جنگ کی صورت میں آرہی ہے۔ اس سے اللہ تعالےٰ ہمیں بھی بچائے۔ اور انگلستان کو بھی محفوظ رکھے۔

یاد رکھو ہماری اور ان بے وفا حکام کی مثال ان دو عورتوں کی سی ہے۔ جو ایک ہی خاوند کی بیویاں تھیں۔ اور دونوں کے پاس ایک ایک لڑکا تھا۔ خاوند کچھ عرصہ کے لئے باہر چلا گیا۔ تو وہ دونوں اپنے اپنے رشتہ داروں کو ملنے کے لئے گئیں۔ جب وہ واپس آرہی تھیں۔ تو راستہ میں ان میں سے ایک کا لڑکا بھیڑیا کھا گیا۔ جس کے لڑکے کو بھیڑیا کھا گیا تھا اس کے دل میں خیال پیدا ہوا۔ کہ جب خاوند واپس آیا۔ تو جس کے پاس بیٹا دیکھے گا اس کی طرف وہ زیادہ توجہ کریگا اور جس کے پاس بیٹا نہیں ہوگا۔ اس کی طرف کم توجہ کرے گا۔ معلوم ہوتا ہے۔ وہ خاوند ایسے وقت میں باہر چلا گیا تھا جب وہ بچے بہت ہی چھوٹے تھے۔ اور اسے خیال تھا۔ کہ جب وہ واپس آیا۔ تو اسے یہ یاد ہی نہیں رہے گا۔ کہ یہ کس بیوی کا بچہ ہے۔ چنانچہ اس نے جھٹ دوسری عورت کا لڑکا اٹھا لیا۔ اور کہنے لگی۔ کہ یہ میرا بیٹا ہے۔ تیرے بیٹے کو بھیڑیا کھا گیا ہے۔ وہ کہنے لگی کہ یہ تمہارا نہیں میرا بیٹا ہے۔ اس پر تکرار بڑھ گئی۔ اور دونوں گتھم گتھا ہوگئیں قریب ہی یروشلم تھا۔ جب ان کی لڑائی بہت بڑھ گئی۔ تو انہوں نے یروشلم میں آکر قضا میں دعوےٰ دائر کر دیا۔ ایک نے کہا۔ کہ یہ میرا بیٹا ہے۔ اور دوسری نے کہا۔ کہ یہ میرا بیٹا ہے۔ اور دونوں اس پر قسمیں کھاتی تھیں گواہ کوئی تھا نہیں۔ کہ پتہ لگے کہ یہ لڑکا واقعہ میں کس کا ہے۔ آخر یہ معاملہ حضرت داؤد علیہ السلام کے سامنے پیش ہوا۔ انہوں نے چاہا۔ کہ کوئی گواہی مل جائے۔ مگر کوئی گواہی نہ ملی۔ اور ان عورتوں کی یہ حالت تھی۔ کہ دونوں اس بات پر قسمیں کھاتی تھیں کہ لڑکا ان کا ہے۔ ایک کہتی میرا ہے۔ اور دوسری کہتی میرا ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو کچھ پتہ نہ چلتا تھا۔ کہ وہ اس مقدمہ کا کس طرح فیصلہ کریں۔ آخر یہ معاملہ حضرت سلیمان علیہ السلام تک بھی پہونچ گیا۔ جو خود قاضی تھے۔ وہ ان دنوں نوجوان تھے۔ اور بعض دفعہ جوانی میں نئے نئے خیالات سوجھ جاتے ہیں۔ انہوں نے حضرت داؤد علیہ السلام کو کہلا بھیجا۔ کہ اگر آپ برا نہ منائیں تو یہ مقدمہ میرے سپرد کر دیں۔ میں اس کا بڑی آسانی سے فیصلہ کر دوں گا۔ چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام نے مقدمہ ان کے پاس بھیجدیا۔ انہوں نے بھی پہلے کوئی گواہی معلوم کرنی چاہی۔ مگر جب کوئی گواہی معلوم نہ ہوئی تو ان دونوں عورتوں سے کہا بات یہ ہے کہ پہلا لڑکا اگر بھیڑیا کھا گیا ہے۔ تو نقصان دراصل باپ کا ہوا ہے۔ کیونکہ لڑکا اس کا تھا۔ اب صرف ایک لڑکا رہتا ہے۔ اور یہ بھی اسی کا ہے۔ بہتر ہے کہ اس کو بھی قتل کر کے دو ٹکڑے کر دیئے جائیں۔ اور آدھا آدھا تم دونوں میں بانٹ دیا جائے۔ اس طرح تم دونوں برابر ہو جاؤ گی۔ اور کسی کے پاس بھی کوئی بچہ نہیں رہے گا۔ چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے حکم دیا۔ کہ چھری لاؤ۔ میں اس بچے کو کاٹ کر ابھی ان دونوں عورتوں میں آدھا آدھا تقسیم کر دیتا ہوں۔ جب چھری لائی گئی۔ اور آپ دکھاوے کے طور پر اس بچے کو کاٹنے لگے۔ تو وہ جو اس بچہ کی اصلی ماں تھی چلا اٹھی۔ کہ بچے کو نہ ماریں۔ میں نے دراصل جھوٹ بولا تھا۔ بچہ میرا نہیں بلکہ اس کا ہے۔ اور دوسری کہنے لگی انصاف یہی ہے۔ کہ بچے کو آدھا آدھا تقسیم کر دیا جائے۔ یہ دیکھ کر حضرت سلیمان علیہ السلام نے بچے کو اٹھایا۔ اور اس عورت کی گود میں ڈال دیا۔ جس نے کہا تھا۔ کہ یہ میرا بچہ نہیں۔ میں نے جھوٹ بولا تھا۔ اور جس نے کہا تھا۔ کہ بچے کو کاٹ کر نصف نصف کر دیا جائے۔ اس کے خلاف فیصلہ دیا۔ تو سچے خیر خواہ کی علامت یہ ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنے نقصان کو برداشت کر لیتا ہے۔ مگر جس سے محبت ہوتی ہے۔ اس کے متعلق یہ پسند نہیں کر سکتا۔ کہ اسے کوئی تکلیف پہونچے۔ اسی طرح ہم ملک اور حکومت کے خیر خواہ ہیں۔ مگر اس قسم کے حکام ملک اور حکومت کے بد خواہ ہیں۔ اس وقت ہمارا کام یہی ہے کہ ہم کہہ دیں۔ کہ ہمارا کوئی حق نہیں۔ انہی کا حق ہے۔ کہ جلوس نکالیں۔ انہی کا حق ہے۔ کہ کلہاڑیاں تلواریں اور چھویاں لے کر جلوس نکالیں۔ اور انہی کا حق ہے کہ کلہاڑوں تلواروں اور چھویوں کو ہلاتے ہوئے احمدی آبادی میں سے گزریں۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہم لڑائی کے ختم ہونے تک اس قسم کے تمام جھگڑوں کو بالائے طاق رکھ دیں۔ کیونکہ بنی نوع انسان کی ہمدردی اس بات کا تقاضہ کرتی ہے۔ اور خدائی جماعتوں سے بڑھ کر ہمدردی اور کسی میں نہیں ہو سکتی۔ ہمیں خدا تعالےٰ نے دنیا میں اس لئے کھڑا کیا ہے۔ کہ ہم سب سے بڑھکر بنی نوع انسان کی ہمدردی کا نمونہ دکھائیں۔ اور ہم انگلستان کے اس سے بھی زیادہ خیر خواہ ہوں۔ جتنا ایک انگریز انگلستان کا خیر خواہ ہو سکتا ہے۔ اور ہم ہندوستان کے اس سے بھی زیادہ خیر خواہ ہوں۔ جتنا کوئی دوسرا ہندوستانی ہندوستان کا خیر خواہ ہو سکتا ہے اگر ہم ایسا کریں۔ تو ہر انسان تسلیم کرے گا کہ دنیا کے سچے خیر خواہ ہم ہیں۔ اور یہ کہ ہم اگر سگی ماں ہیں تو وہ سوتیلی ماں ہیں کیونکہ ہم ہی ہیں جو فساد نہیں ہونے دیتے اور امن کو ہر حالت میں قائم رکھتے ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ ہمارے اس رویہ سے بعض نادان

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی چالیس حدیثیں

از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

پانچویں حدیث :- اَلدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ۔

ترجمہ :- نیکی پر آگاہ کرنے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہوتا ہے ؛

یہ حدیث کیسی عجیب بشارت اور کیسی اعلیٰ خوشخبری ہے۔ کہ مومن اس کو سُنکر اپنے آپ کو بہشت میں پاتا ہے۔ اور جوں جُوں اس کے مضمون پر غور کرتا ہے۔ سیروں خون اس کا بڑھنے لگتا ہے۔ اور دل خوشی کے مارے بلیوں اچھلنے لگتا ہے۔ سبحان اللہ مومن کی زندگی اس حدیث کے مضمون میں ہے۔ اور ہمارے پاک و برتر، رحیم و کریم خدا نے اپنے عاجز و ناقص اور درماندہ بندوں پر کیسا رحم فرمایا۔ کہ بے محنت اور بے عمل شخص کو محنت کرنے والوں کے ساتھ جا ملایا۔ سچ ہے یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر یعنی مسلمانوں کا خدا قرآن کا خدا۔ ہاں اسلام کا پیش کردہ خدا آسان سا امتحان لیتا ہے۔ اور تھوڑی سی محنت پر پاس کر دیتا ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو؟ ارحم الراحمین اور ماں سے بڑھ کر جو شفیق ہوا ؛

۱

ایک شخص دل سے نہایت خواہشمند ہے کہ اپنے گاؤں یا شہر کے ایک مفلوک الحال خاندان کی مدد کرے۔ لیکن خود تہیدست ہے۔ ہزار خواہش رکھتا ہے۔ مگر مدد نہیں کر سکتا۔ لاکھ آرزو کرتا ہے۔ مگر کوئی صورت امداد کی دستیاب نہیں ہوتی۔ ایسا شخص کیا کرے۔ خاموش رہے۔ تو وُہ خاندان بھوکا مرتا ہے۔ مدد دینا چاہے۔ تو خود خالی ہاتھ ہے۔ اب ایسے شخص کو جو کہ سوائے مایوسی کے سمندر میں غوطہ لگانے کے اور کوئی راہ اپنے لئے نہیں پاتا۔ سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ تو مایوس نہ ہو۔

اَلدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ

یعنی جو شخص کسی بھلائی پر لوگوں پر ترغیب دے اُسے وُہی ثواب ملتا ہے۔ جو اُس بھلائی کے کرنے والے کے لئے خدا کے ہاں مقدر ہے۔ پس اگر تو اُس مفلوک الحال خاندان کی مدد نہیں کر سکتا۔ تو تجھے چاہیئے۔ کہ امیروں اور متموّل لوگوں کو ترغیب دے۔ تحریک کر۔ اور پوری طرح صاحب حیثیت لوگوں کو اس نیک کام کی طرف مائل کر۔ اور جب تیری تحریک سے لوگ اس خاندان کی مدد کریں گے۔ تو جو ثواب ان امداد کرنے والوں کو ہوگا۔ خدا کے ہاں وُہی ثواب تیرے نامۂ اعمال میں بھی لکھا جائے گا ؛

۲

ایک شخص دیکھتا ہے۔ کہ اُس کے گاؤں میں لوگ نماز نہیں پڑھتے۔ روزے نہیں رکھتے۔ باوجود توفیق کے حج نہیں کرتے۔ امیر ہیں۔ مگر زکوٰۃ نہیں دیتے۔ وُہ اس حدیث پر غور کرتا ہے اور خدا کا نام لے کر اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ پہلے دن عورتوں اور مردوں کو ایک جگہ جمع کر کے انہیں وعظ کرتا ہے۔ کہ تم مسلمان ہو۔ اسلام کے نام لیوا ہو۔ رسُولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کہلاتے ہو۔ قرآن اور حدیث دونوں پُوری طرح متفق ہیں کہ پانچوں وقت کی نمازیں فرض ہیں۔ نجات کا ذریعہ ہیں۔ خدا کا مطالبہ ہیں۔ خالق کی خوشنودی کا سبب ہیں۔ پس اے بھائیو! اور اے بہنو! نمازیں پڑھو۔ اپنی ضروریات اپنے مولا سے طلب کرو۔ اپنے گناہوں کی معافی مانگو۔ چوبیس گھنٹے سونے اور کام کرنے اور دُنیا کمانے میں گزارتے ہو۔ اگر اُٹھ کر آٹھ دس منٹ میں نماز فجر پڑھ لو۔ پھر سارا دن کام کر کے دوپہر کو چند منٹوں میں ظہر ادا کرو۔ اور پھر کام کاج سے فارغ ہو کر عصر کی چار رکعتیں پڑھ لو۔ پھر جب دن ختم ہو۔ تو مغرب ادا کرو۔ اور پھر سوتے وقت خدا کو یاد کر کے سو جاؤ۔ تو تمہارا کیا نقصان ہے؟ گاؤں والے یہ وعظ سُنکر آہستہ آہستہ ایک ایک دُو دُو کر کے چند دنوں میں نماز ادا کرنے لگتے ہیں۔ پھر نماز سے روزہ اور روزہ سے زکوٰۃ اور زکوٰۃ سے حج کی ادائیگی شروع ہو جاتی ہے۔ اور ایک زمانہ ایسا آتا ہے۔ کہ سارا گاؤں نمازی بن جاتا ہے۔ اور یہ طریق اگلی نسلوں بلکہ قیامت تک جاری رہتا ہے۔ تو بتاؤ۔ یہ حدیث کیا کہتی ہے۔ کہتی ہے کہ جو شخص نیکی پر آگاہ کرے۔ کسی نیکی کی ترغیب دے۔ کسی بھلے کام پر لوگوں کو آمادہ کرے تو جتنے لوگ اس کی تحریک و ترغیب کے نتیجہ میں وُہ نیک کام کریں گے۔ اُن کا ثواب جس قدر عمل کرنے والوں کو ہوگا۔ اتنا ہی اس تحریک کرنے والے کے نامۂ اعمال میں بھی لکھا جائے گا ؛

پس کیسا خوش قسمت ہے وُہ احمدی جو یہ حدیث سُننے کے بعد لوگوں کو نماز کی۔ روزہ کی۔ زکوٰۃ کی۔ حج کی۔ اچھے اخلاق کی۔ اچھے معاملات کی۔ عدل کی۔ انصاف کی۔ صداقت کے ماننے اور اُس کے اظہار کی راستبازوں کی معیّت کی۔ حضرت مسیح موعودؑ کے ماننے کی۔ مہدی مسعود پر ایمان لانے کی۔ کرشن اوتار کو قبول کرنے کی۔ شب و روز لوگوں کو تبلیغ اور تحریک کرتا رہے۔ اے کاش سراپا تقصیر روز و شب کا عادی گناہ گار سید محمد اسحاق بھی اس حدیث سے فائدہ اٹھائے۔ اس کے قلم اور اس کی زبان ہر وقت لوگوں کو اچھی سے اچھی۔ عمدہ سے عمدہ۔ مفید سے مفید۔ ضروری سے ضروری باتوں پر آگاہ کرتی رہے اور اے کاش! کہ لوگ اس پر عمل کریں۔ اور یہ سلسلہ قیامت تک پہنچے۔ اور اے کاش۔ کہ اللہ تعالےٰ سید محمد اسحاق کے نامۂ اعمال میں ان تمام نیکیوں کو لکھ لے۔ تاکہ قیامت کے دن جب اعمال وزن کئے جائیں۔ تو باوجود اس کے کہ اُس کے گناہ شمار سے باہر ہوں۔ اس کی نیکیاں گناہوں سے بھی بڑھ کر ہوں۔ اور اے کاش کہ خدا اس کی یہ خوبی دیکھ کر اپنے عدل کی تلوار اُس سے پھیر کر اپنی مغفرت کی چادر اُسے اوڑھا دے۔ آمین یارب العالمین ؛

۳

حضرت مسیح موعُود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں خاکسار اپنے شیخ نور الدین اعظم رضؓ سے بخاری پڑھ رہا تھا۔ اُن ایام میں عید الاضحیٰ قریب تھی۔ بخاری شریف میں جو سبق پڑھا جا رہا تھا۔ وُہ یہ تھا۔ کہ ایام عید میں فرض نمازوں کے بعد اللہ اکبر اللہ اکبر۔ لا الٰہ الا اللہ و اللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد کے کلمات بلند آواز سے دوہرائے جائیں۔ اُن ایام میں قادیان میں ان کلمات کے کہے جانے کا تعہد نہ تھا ہمارے شیخ نے یہ حدیث پڑھا کر فرمایا۔ بڑی عید اب قریب ہے۔ ان کلمات کو اچھی طرح یاد کرو اور عرفہ کے دن یعنی ماہ ذوالحجہ کی نویں تاریخ کی فجر سے تیرھویں تاریخ کی عصر کی نماز کے بعد تک ہر نماز کے بعد یہ کلمات اونچی آواز سے دُہراؤ۔ اور یہ سنت ہے۔ مگر قادیان میں اس کا رواج نہیں۔ حدیث شریف میں لکھا ہے۔ کہ جس نے میری مُردہ سنت کو زندہ کیا اس نے گویا خود مجھے زندہ کیا۔ غرض حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے بخاری شریف پڑھاتے وقت ہمیں بڑی تاکید سے کہا کہ جو شخص کسی نیک کام پر لوگوں کو آگاہ کرتا ہے۔ تو جس قدر لوگ بھی اس پر عمل کرتے ہیں۔ ان سب کے ثواب کے برابر اس نیک کام کی تحریک کرنے والے شخص کو ثواب ہوتا ہے۔ ناظرین میں اس مضمون کے ذریعہ ہر احمدی سے درخواست کرتا ہوں کہ وُہ ہر نیک کام بالخصوص وُہ نیک کام جو ملک سے مفقود ہو رہے ہیں۔ ان کی تحریک و ترغیب لوگوں کو دے۔ تاکہ جو لوگ بھی اسکی تحریک سے متاثر ہو کر ان نیک کاموں پر عمل پیرا ہوں۔ ان کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں بھی لکھا جائے۔

۴

ایک احمدی نماز پڑھتا ہے۔ مگر بوڑھا ہے۔ اس لئے روزہ نہیں رکھ سکتا۔ یا دائم المرض ہے کہ روزہ برداشت ہی نہیں کر سکتا۔ اب گو وُہ روزہ نہ رکھکر گناہ گار نہ ہوگا۔ مگر ثواب سے بھی تو محروم ہے۔ رمضان پر رمضان گزرتا چلا جاتا ہے۔ مگر یہ روزہ کے ثواب سے محروم ہی محروم ہے۔ مگر یہ حدیث اُس شخص کے لئے کیا عجیب نسخہ ہے۔ کہ روزے نہ رکھ کر بھی روزہ کے ثواب سے متمتع ہو سکتا ہے اور وُہ اس طرح کہ یہ لوگوں کو روزہ کی ترغیب دے۔ وعظ و نصیحت کرے عورتوں اور مردوں کو فرداً فرداً اور اجتماعی طور پر غرض ہر صورت میں روزہ رکھنے پر آمادہ کرے۔ اخبارات میں ایسے مضامین شائع کرے جنمیں روزہ کے مسائل انکی فرضیت اور ثواب کی حدیثیں لکھے نتیجہ یہ ہوگا کہ تمام وُہ لوگ جو اسکی تحریک پر روزہ رکھیں گے سب کے برابر اُسے بھی ثواب ہوگا۔ اور یہ خدا کے ہاں روزہ داروں میں شمار ہوگا۔ اسیطرح ایک شخص نماز بھی پڑھتا ہے روزہ بھی رکھتا ہے۔ مگر غریب ہے زکوٰۃ ادا نہیں کر سکتا نہ حج کی اُسے توفیق ہے۔ اب گو یہ شخص زکوٰۃ نہ دیکر اور حج نہ کر کے گنہگار نہ ہوگا۔ مگر زکوٰۃ اور حج کے ثواب سے تو محروم ہے۔ مگر یہ حدیث اُسے کہتی ہے۔ کہ تو امیر مردوں اور متموّل عورتوں کے پاس جا۔ اُن سے حج کی فضیلتیں بیان کر۔ اُن کو

زکوٰۃ کے وجوب کی حدیثیں سنا۔ خدا کی آیات پڑھ اور زکوٰۃ نہ دینے والوں اور حج نہ کرنے والوں کے عتاب وعذاب سے انہیں آگاہ کر جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ جو لوگ تیرے وعظ سے اثر پذیر ہو کر زکوٰۃ اور حج کا فریضہ ادا کریں گے۔ ان سب کے ثواب کے برابر تجھے بھی ثواب ملے گا۔

اسی طرح ایک اور شخص ہے جو خود نہ مولوی فاضل ہے اور نہ بی۔ اے لیکن قادیان سے ایک آواز اخبار "الفضل" کے ذریعہ اسے پہونچتی ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا منشاء ہے۔ کہ بی۔ اے اور مولوی فاضل اپنے آپ کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تبلیغی خدمات کے لئے وقف کریں۔ یہ آواز سنکر وہ شخص حیران ہے۔ کہ میں کس طرح اس وقف میں حصہ لے سکتا ہوں۔ اگر حضور کو خط لکھتا ہوں تو قبول نہیں کیا جاتا۔ کیونکہ میں عربی یا انگریزی کی کوئی ڈگری لئے ہوئے نہیں۔ ایسے شخص کو یہ حدیث بشارت دیتی ہے۔ کہ تجھے چاہیئے۔ کہ جماعت کے مولوی فاضلوں اور گریجویٹوں میں تحریک کرے کہ وہ حضرت امیر المومنین کی آواز پر لبیک کہیں انہیں خدا کی راہ میں وقف ہونے کے فوائد [illegible] خدا کی راہ میں اپنی زندگیوں اور وقف کرنے والوں کے حالات بیان کر۔ کبھی ابراہیم اور اسکی قربانیاں انہیں سنا۔ کبھی موسےٰ اور اس کے ساتھیوں کے کارنامے ان کے کانوں تک پہونچا۔ پھر جو ان میں سے تیری تحریک پر اپنی زندگی وقف کرے گا۔ تو خدا کے ہاں ہر وقف کے عوض تیرا ایک ایک وقف شمار ہوگا۔ اور گو تو بی۔ اے یا مولوی فاضل نہیں۔ اور گو امیر المومنین کے رجسٹر میں تیرا نام واقفین کی فہرست میں درج نہ ہوگا۔ مگر رب المومنین کے رجسٹر میں تو امیر المومنین کے ہاتھ پر زندگی وقف در وقف در وقف در وقف کرنے والا لکھا جائے گا۔

اسی طرح ایک احمدی یہ تحریک اپنے امام کی معلوم کرتا ہے۔ کہ اس جنگ یورپ میں انصاف اور عدل اور ظلم کی مدافعت کے لئے برطانیہ کی مدد کی جائے۔ مگر یہ خود بوڑھا ہے فوج میں داخل ہونے کے قابل نہیں۔ نہایت غریب ہے اس لئے نہ مالی امداد دے سکتا ہے نہ جنگی قرضوں کے بانڈ خرید سکتا ہے۔ اسے بھی یہ حدیث کہتی ہے۔ کہ اگر تو طاقت وصحت ور نوجوانوں میں تحریک کریگا۔ کہ وہ فوج میں داخل ہوں۔ امیروں اور صاحب حیثیت لوگوں کو ترغیب دیگا۔ کہ وہ جنگ کے مختلف امدادی فنڈز میں حصہ لیں یعنی قرضے بھی دیں۔ اور مفت امداد بھی کریں تو خدا کے ہاں تیرا نام فوج میں داخل ہونے والے نوجوانوں اور قرضہ دینے والے یا مفت امداد کرنے والے امیروں کے رجسٹر میں درج کیا جائے گا۔ غرض ہر شخص اپنی زندگی میں بہت سی نیک تحریکوں کو ایسا پاتا ہے۔ کہ وہ ان میں حصہ لینا اپنے لئے ناممکن سمجھتا ہے لیکن یہ حدیث خدا کی قسم سونے سے لکھنے کے قابل ہے۔ کہ **اَلدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ** یعنی جو شخص جس نیک کام جس بھلائی جس اچھی بات جس خوبی کی تحریک کرے۔ اسے خدا کے ہاں وہی درجہ ملتا ہے۔ جو ان نیکیوں خوبیوں اور بھلائیوں کے عمل میں لانے والوں کو ملتا ہے۔

پس اے میرے احمدی بھائیو اور اے میری احمدی بہنو! اس حدیث کو اپنے سروں پر رکھو آنکھوں سے لگاؤ۔ کہ یہ ہمارے لئے جنت کے تمام دروازے کھول رہی ہے۔ کیونکہ نماز روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ جہاد۔ تبلیغ۔ عدل وانصاف وقف زندگی۔ تالیف وتصنیف حفظ قرآن غرض کونسی نیکی ہے جو اس حدیث کے ذریعہ ہمیں حاصل نہیں ہوسکتی۔ نمونہ کے طور پر دیکھو کیا یہ عجیب بات نہیں۔ کہ ایک شخص بے شادی ہے۔ اور ساری عمر حالت تجرد میں گزارتا ہے۔ مگر اس کے نامہ اعمال میں یہ لکھا ہوتا ہے۔ کہ اس شخص نے متعدد شادیاں کیں۔ اور ان میں نہائت عدل وانصاف کیا۔ اور عدل بین النساء کی نیکی کا ثواب اسے دیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس نے ہمارے بہت سے ایسے بندوں کو جن کے گھر میں متعدد بیویاں تھیں ہمیشہ تاکید سے عدل وانصاف کرنے کا وعظ کیا تھا۔ جس سے متاثر ہو کر ہمارے وہ بندے اپنی بیویوں میں عدل وانصاف کا برتاؤ کرتے رہے۔ اور نتیجہ یہ نکلا۔ کہ ان سب کے ثواب کے برابر ہم نے اپنے اس بندے کو بھی ثواب سے مالا مال کیا۔ غرض یہ حدیث ایک انمول موتی بلکہ موتیوں کا خزانہ ہے۔ بلکہ یہ تو کوہ نور ہیرا بلکہ کوہ نور ہیروں کی کان ہے۔ خدا تعالےٰ ہمیں توفیق دے۔ کہ ہم اس پر پوری طرح عمل کرکے ابوبکر صدیق کی طرح اس امر کے مستحق ہو جائیں۔ کہ جنت کے آٹھوں دروازے ہمارے لئے کھول دیئے جائیں۔ ابوبکر بھی تو ہماری طرح ایک انسان تھا۔ فرق صرف یہ ہے۔ کہ اس نے جو کچھ حضور سے سنا۔ اس پر عمل کیا۔ ہم سنتے ہیں مگر عمل نہیں کرتے۔

قادیان میں صاحب فنانشل کمشنر بہادر پنجاب کی آمد

"الفضل" ۹ ۲ ماہ صلح میں میاں مہر اللہ صاحب کی ایک روائت قادیان میں کمشنر صاحب کی آمد کے متعلق شائع ہو چکی ہے۔ جس میں کچھ ابہام تھا۔ اگرچہ جناب بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی اس کی تصیح فرما چکے ہیں۔ لیکن اب انہوں نے یہ واقعہ مفصل طور پر لکھ کر دیا ہے۔ جو درج ذیل کیا جاتا ہے۔

صاحب موصوف ۱۲ مارچ ۱۹۰۸ء کو گیارہ بجے قبل دوپہر کے قریب اپنے کیمپ میں پہونچے جو تعلیم الاسلام ہائی سکول کے لئے خرید کردہ اراضی کے وسیع میدان میں لگایا۔ اور سجایا گیا تھا۔ اس کام کی تکمیل ترتیب اور خوبی کا سہرا ہمارے محترم بزرگ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم کے سر رہا۔ جن کو سلسلہ کی طرف سے اس خدمت پر مامور کیا گیا تھا۔ خیمہ گاہ کے جنوبی سرے پر ایک خوبصورت دروازہ کھڑا کیا گیا تھا اور اس پر خوش آمدید (ویلکم) لکھا گیا۔ یہ وہ مقام ہے جہاں ان دنوں حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب کا مکان واقع ہے۔ خیمے۔ سڑک ریلوے اسٹیشن سے شمال کی جانب دور پرے نور ہسپتال کی جگہ تک بلکہ اس سے بھی کچھ اور آگے تک پھیلی ہوئی تھیں

صاحب بہادر کے استقبال کے لئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی خاندانی روایات وطریق پر اپنے بڑے صاحبزادے سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایدہ اللہ کو بھیجا۔ جن کے ہمرکاب جناب خواجہ کمال الدین صاحب سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ اور خواجہ جمال الدین صاحب گھوڑوں پر سوار ہو کر قادیان کی حدود تک جانب شرق گئے۔ اور صاحب بہادر کو اپنے ساتھ لے کر دار الفتوح کے کھلے اور وسیع میدان میں پہونچے۔ جو اس زمانہ میں رتنی چھپڑ کہلاتا اور بالکل کھلا پڑا تھا۔ جہاں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے طلباء اپنے اساتذہ اور ہیڈ ماسٹر حضرت مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے کی زیر نگرانی ایک نظام وترتیب کے ساتھ قطاروں میں اپنا جھنڈا اٹھائے اور عوام وپبلک ایک بے ترتیب ہجوم کی صورت میں جمع تھے۔

صاحب بہادر نے ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول سے سکول کے متعلق بعض امور دریافت فرمائے۔ اور پھر طلباء کا سلام لیتے ہوئے قطاروں میں سے خوشی وبشاشت کے ساتھ گزرتے ہوئے دروازہ میں داخل ہوئے۔ اور خیمہ کے قریب کے تیار شدہ خوبصورت چبوترہ پر پہونچے۔ جہاں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے معززین اور شرفا مقامی اور بیرونی جماعتوں کے نمائندگان نے آپ کا استقبال کیا۔ اس موقعہ پر جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز نے تمام دوستوں کا نام بنام تعارف کرایا۔ جو کم وبیش ساٹھ اصحاب تھے۔ اس تعارف کے بعد سیکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے صاحب بہادر کو پیغام دعوت دیا۔

صاحب بہادر نے دوران گفتگو میں خود سیدنا حضرت اقدس کی ملاقات کی خواہش ظاہر کی۔ اور فرمایا کہ اگر مرزا صاحب کو تکلیف نہ ہو۔ تو مجھے آپ کی ملاقات سے بہت خوشی ہوگی۔ حضور پر نور کو جب اس خواہش کی اطلاع پہونچی۔ تو حضور نے فرمایا۔ "وہ ہمارے مہمان بلکہ معزز وممتاز مہمان ہیں ان کو تکلیف اٹھانے کی ضرورت نہیں۔ ہم خود ان کے خیمہ میں جا کر ان سے ملاقات کریں گے۔"

دعوت کی قبولیت کی اطلاع بعد میں جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی معرفت آچکی تھی۔ جس کی تیاری کے انتظامات حضرت حاجی حافظ حکیم فضل دین صاحب مرحوم کے سپرد ہوئے۔ اور اس طرح شام کا کھانا اس سارے قافلے کا خیموں میں پہونچایا گیا۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بعد نماز عصر پانچ بجے صاحب بہادر کی ملاقات کو تشریف لے گئے۔ حضور کے ہمرکاب عشاق وخدام کا ہجوم تھا۔ مگر منتظمین کی خواہش اور کوشش

یہ تھی کہ ملاقات کے وقت زیادہ ہجوم نہ ہو۔ چنانچہ حضرت اقدس کے ہمرکاب ملاقات کے لئے صرف بعض اصحاب اور بعض عزیز ہی خیمہ کے اندر گئے تھے۔ یہ وہی ملاقات ہے جس میں حضور اور صاحب فنانشل کمشنر کے درمیان مسلم لیگ کے بارے میں بھی گفتگو ہوئی تھی۔ اور حضور نے فرمایا تھا۔ کہ ہمیں تو یہ نظر آتا ہے۔ کہ کسی دن لیگ بھی کانگرس کی طرح حکومت کے خلاف پالیسی اختیار کرے گی۔ چنانچہ سیدنا امیر المومنین حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس گفتگو کی تفصیل و تشریح اکثر بیان فرمایا کرتے ہیں۔

"قبلہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب جو اس چشمہ نور اور شمع وہدایت کے عاشق صادق اور پروانہ واقع ہوئے تھے حضور کے ساتھ ہی ساتھ خیمہ کے دروازہ تک جا پہنچے مگر خیمہ میں داخل ہونے سے قبل دروازہ سے کچھ ورے ہی سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دستِ مبارک کی چھڑی جو گھر سے باہر ہمیشہ حضور کے ہاتھ میں ہوا کرتی تھی حضرت مفتی صاحب کو دیدی۔ جسے لیکر حضرت مفتی صاحب وہیں کھڑے ہو گئے۔ اور اس طرح اپنے آقا کے ہمرکاب اندر جانے کی زبردست خواہش کو حضور کے حکم وامر پر قربان کر کے حضور پر نور سے بار بار سنے ہوئے مقولہ الامر فوق الادب کی تعمیل اپنے عمل سے کر دکھائی۔

صاحب بہادر سیدنا حضرت اقدس کو خیمہ کی طرف تشریف لاتے دیکھ کر اٹھے۔ اور دروازہ پر حضور کا استقبال کیا۔ پہلے حضور کو بٹھایا اور پھر خود بیٹھے۔ اور سلسلہ کلام اردو میں جاری ہو گیا۔ اس طرح کسی ترجمان اور درمیانی واسطہ کی ضرورت ہی باقی نہ رہی۔

آدھ گھنٹہ سے زیادہ پون گھنٹہ کے قریب یہ سلسلہ گفتگو جاری رہا جس کے بعد حضور واپس تشریف لے آئے۔ اور واپسی کے وقت بھی صاحب بہادر خیمہ سے باہر تک خود حضور کو پہنچانے کے واسطے نکلے۔ اور اس طرح مہمان و میزبان خوش خوش ایک دوسرے سے رخصت ہوئے۔

مؤقر اخبار الحکم نے اس موقعہ پر ایک خاص پرچہ شائع کر کے اور بدر نے اپنی اشاعت ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء میں اس تقریب کے مفصل حالات شائع کئے تھے۔ خاکسار عبد الرحمٰن قادیانی بقلم خود۔

جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں کے نزدیک

کسی غیر احمدی کلمہ گو کا جنازہ جائز نہیں

مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۴۱ء کو میاں محمد صادق صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ غیر مبائع نے اپنی کوٹھی واقع مسلم ٹاؤن میں چند مبائع اور غیر مبائع اصحاب کے سامنے کہا کہ میرے نزدیک حضرت مرزا صاحب کے مکفر اور مکذب دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ میں نے کہا کہ خواہ وہ کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھتے ہوں۔ نمازیں ادا کرتے ہوں۔ کہنے لگے کہ خواہ نمازیں پڑھتے ہوں، خواہ کلمہ گو ہوں۔ مرزا صاحب کے مکفر اور مکذب دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ ان کا جنازہ بالکل جائز نہیں۔ اس گفتگو کے وقت غیر مبایعین کے دو مبلغ سید اختر حسین صاحب گیلانی۔ اور مرزا مظفر بیگ صاحب ساطع بھی موجود تھے انہوں نے میاں محمد صادق صاحب کے بیان کی تردید نہ کی۔ البتہ جب گیلانی صاحب سے زور دے کر پوچھا گیا۔ کہ وہ حضرت مسیح موعودؑ کے مکفر اور مکذب کلمہ گوؤں کے متعلق کیا عقیدہ رکھتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ میں بھی ایسے کلمہ گوؤں کو کافر جانتا ہوں۔ ان کا جنازہ ہرگز جائز نہیں۔ ہاں میاں محمد صادق صاحب نے جو ان کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔ یہ ایک معنے سے درست ہے اور ایک سے نہیں۔ بہرحال ان کا جنازہ ہرگز جائز نہیں۔

اس سے قبل مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۴۱ء کو ہمارا وفد مبلغین جناب مولوی محمد علی صاحب کی کوٹھی پر ان سے ملا تھا۔ انہوں نے کلمہ گو اور نمازی مکفرین اور مکذبین کے جنازہ پڑھنے کو اپنی غیرت کے خلاف بتلایا۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا ایسے لوگوں کا جنازہ پڑھنا جائز ہے۔ جو موہنہ سے اسلام کا دعوے کرتے ہیں۔ کلمہ پڑھتے ہیں۔ مگر درحقیقت منافق ہیں۔ تو پہلے انہوں نے فرمایا کہ ہاں جائز ہے۔ لیکن جب میں نے قرآن مجید کی آیت وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْھُمْ مَّاتَ اَبَدًا سنائی۔ کہ اس میں تو منافقوں کے جنازہ کی ممانعت کی گئی ہے۔ تو جناب مولوی صاحب نے فرمایا کہ ہاں منافق کا جنازہ بھی ناجائز ہے۔ خواہ وہ کلمہ پڑھتا ہو۔ اور نمازیں ادا کرتا ہو۔ ۲۷ جنوری کو سید اختر حسین صاحب نے بھی پہلے کہا کہ منافق کا جنازہ جائز ہے۔ لیکن جب ان کو بھی آیت وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْھُمْ مَّاتَ اَبَدًا سنائی گئی۔ تو انہوں نے بھی تسلیم کیا کہ کلمہ گو منافق کا جنازہ ناجائز ہے۔

ان بیانات سے جو جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ذمہ وار ساتھیوں نے دیئے ہیں۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ ان کے نزدیک تمام ان غیر احمدی کلمہ گوؤں کا جنازہ ناجائز ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے (۱) مکفر ہیں یا (۲) مکذب ہیں یا (۳) منافق۔ اب غور طلب امر یہ ہے۔ کہ منکرین مسیح موعودؑ کو غیر مبایعین کیا سمجھتے ہیں؟ بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

(۱) "جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ اسی وجہ سے نہیں مانتا کہ وہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص۱۶۳)

(۲) "جو شخص مجھے نہیں مانتا۔ وہ مجھے مفتری قرار دے کر مجھے کافر ٹھہراتا ہے۔ اس لئے میری تکفیر کی وجہ سے آپ کافر بنتا ہے۔" (حقیقۃ الوحی حاشیہ ص۱۶۳)

(۳) "کافر کہنے والا بہرحال منکر بھی ہوگا۔ اور جو شخص اس دعوے سے منکر ہے وہ بہرحال کافر ٹھہرائے گا۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم حاشیہ ص۶۹)

(۴) "اگر دوسرے لوگوں (کھلے مکذبوں کافر کہنے والوں) میں تخم دیانت اور ایمان ہے اور وہ منافق نہیں ہیں۔ تو ان کو چاہیئے کہ ان مولویوں کے بارے میں ایک لمبا اشتہار ہر ایک مولوی کے نام کی تصریح سے شائع کر دیں کہ یہ سب کافر ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ایک مسلمان کو کافر بنایا۔ تب میں ان کو مسلمان سمجھ لوں گا بشرطیکہ ان میں نفاق کا شبہ نہ پایا جائے۔ اور خدا کے کھلے کھلے معجزات کے مکذب نہ ہوں۔ ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ یعنے منافق دوزخ کے نیچے کے طبقے میں ڈالے جائیں گے۔" (حقیقۃ الوحی ص۱۶۵)

(۵) "میں دیکھتا ہوں کہ جسقدر لوگ میرے پر ایمان نہیں لاتے۔ وہ سب کے سب ایسے ہیں کہ ان تمام لوگوں کو وہ مومن جانتے ہیں جنہوں نے مجھ کو کافر ٹھہرایا ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص۱۶۵ حاشیہ)

ان بیانات صریحہ سے ثابت ہے کہ حضرت مرزا صاحب کے منکرین بہرحال آپ کو کافر ٹھہرانے والے اور مفتری و کاذب سمجھنے والے ہیں۔ لہٰذا وہ مکفرین و مکذبین کے زمرہ میں شامل ہیں۔ اور اگر منکرین کہیں کہ ہم تو کافر و کاذب نہیں سمجھتے۔ تو مذکورہ بالا اشتہار شائع کرنے کے بغیر وہ منافق سمجھے جائیں گے۔ اور یہ امر واقع ہے کہ آج تک کسی ایک غیر احمدی کی طرف سے بھی غیر احمدی رہتے ہوئے حقیقۃ الوحی ص۱۶۵ کی شرائط کو پورا نہیں کیا گیا۔

پس مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں کے نزدیک (اگر وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانتے ہیں) غیر احمدی یا مکفر و مکذب ہیں۔ یا پھر منافق ہیں۔

جناب مولوی محمد علی صاحب کے الفاظ میں عام غیر احمدی کلمہ گو ہونے کے باوجود فاسق اور جاہلیت کی موت مرنے والے ہیں۔ لکھتے ہیں "مجددوں کا ماننا ضروری ہے اور ان کے انکار سے انسان فاسق ہو جاتا ہے ..... مجدد سے انحراف کرنے والا جاہلیت کی موت مرتا ہے۔" (النبوۃ فی الاسلام طبع اول ص۱۸۵)

پس جب مولوی محمد علی صاحب اور انکے ساتھیوں کے نزدیک مکفرین۔ مکذبین اور منافقین کا جنازہ ناجائز ہے تو صاف معلوم ہو گیا کہ ان کے نزدیک کسی غیر احمدی کلمہ گو کا جنازہ بھی جائز نہیں کیونکہ وہ سب غیر احمدیوں کو مکفرین۔ مکذبین اور منافقین کے زمرہ میں داخل مانتے ہیں۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری مبلغ سلسلہ احمدیہ قادیان

نتیجہ امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام منعقدہ ۱۳۱۹ ہش

نظارت تعلیم و تربیت نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا جو امتحان گذشتہ ماہ نومبر میں لیا تھا۔ اس کا نتیجہ ذیل میں درج ہے۔ صرف کامیاب امیدواروں کے نام درج کئے گئے ہیں۔ آئندہ امتحان میں جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ براہین احمدیہ حصہ چہارم اور ایام الصلح (اردو) مقرر کی گئیں ہیں۔ امید ہے جو احباب اور بہنیں گذشتہ امتحان میں شریک ہوئے تھے۔ وہ اس امتحان میں بھی انشاء اللہ شامل ہونگے۔ جو امیدوار گذشتہ امتحان میں کسی وجہ سے کامیاب نہیں ہو سکے ان کو بھی ضرور شامل ہو کر پچھلی کمی کی تلافی کرنی چاہیئے۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	محمد بدر الحسن صاحب کلیم قادیان	۴۲/۱۰۰
۲	قاضی کلیم الدین صاحب بھاگل پور	۴۹
۵	آمنہ خاتون صاحبہ بنت بھائی محمود احمد صاحب قادیان	۷۰
۶	فاطمہ خاتون صاحبہ 〃 〃 〃	۵۸
۸	مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل 〃	۶۰
۹	〃 عطاء الرحمٰن صاحب 〃 〃	۶۲
۱۱	ماسٹر محمد الدین صاحب نصرت گرلز سکول 〃	۵۰
۱۲	استانی امۃ الرحمٰن صاحبہ بی اے بی ٹی ہیڈ مسٹرس نصرت گرلز سکول 〃	۴۳
۱۴	〃 میمونہ صوفیہ صاحبہ 〃 〃 〃 〃	۵۱
۱۵	〃 فاطمہ بیگم صاحبہ 〃 〃 〃 〃	۳۷
۱۶	〃 عنایت بیگم صاحبہ 〃 〃 〃 〃	۴۲
۱۷	〃 زینب بیگم صاحبہ 〃 〃 〃 〃	۳۹
۱۹	〃 رحمت النساء صاحبہ 〃 〃 〃 〃	۴۱
۲۰	〃 صفیہ بیگم صاحبہ 〃 〃 〃 〃	۳۹
۲۱	〃 ربیعہ خانم صاحبہ 〃 〃 〃 〃	۳۴
۲۲	〃 امینہ بیگم صاحبہ 〃 〃 〃 〃	۵۴
۲۳	〃 کنیز فاطمہ صاحبہ 〃 〃 〃 〃	۳۳
۲۴	〃 سردار بیگم صاحبہ 〃 〃 〃 〃	۴۰
۲۵	〃 حمیدہ صابرہ صاحبہ 〃 〃 〃 〃	۵۷
۲۶	〃 صادقہ اختر صاحبہ 〃 〃 〃 〃	۶۹
۲۸	سید احمد علی صاحب سیالکوٹی مولوی فاضل قادیان	۷۰
۳۰	ماسٹر محمد طفیل خان صاحب مدرسہ احمدیہ 〃	۶۳
۳۱	مولوی عبد الرحمٰن صاحب مولوی فاضل 〃 〃 〃	۶۷
۳۲	〃 عبد الاحد صاحب 〃 〃 〃 〃 〃	۸۳
۳۳	〃 محمد جی صاحب 〃 〃 〃 〃 〃	۸۳
۳۶	حافظ شفیق احمد صاحب 〃 〃 〃	۳۷
۳۷	ماسٹر غلام حید ر صاحب بی اے 〃 〃 〃	۵۸
۳۸	پیر محمد عبد اللہ صاحب نثار منشی فاضل 〃 〃 〃	۳۵
۳۹	ماسٹر نذیر حسین صاحب 〃 〃 〃	۷۰
۴۰	مولوی محمد شہزادہ صاحب مولوی فاضل 〃 〃 〃	۶۱
۴۲	مولوی عبد اللطیف صاحب منشی فاضل 〃 〃 〃	۶۰
۴۳	غلام احمد صاحب طالب علم جامعہ احمدیہ قادیان	۶۶
۴۴	بشیر احمد صاحب سیالکوٹی 〃 〃 〃	۶۸
۴۵	محمد رمضان صاحب 〃 〃 〃	۵۶
۴۶	مقبول احمد صاحب 〃 〃 〃	۷۷
۴۷	عبد القادر صاحب 〃 〃 〃	۵۷
۴۹	عبد العزیز صاحب 〃 〃 〃	۷۷
۵۱	سلطان احمد صاحب 〃 〃 〃	۵۶
۵۲	خلیل الدین صاحب 〃 〃 〃	۳۹
۵۳	عطاء اللہ صاحب 〃 〃 〃	۶۷
۵۴	امیر احمد صاحب 〃 〃 〃	۳۸
۵۵	عبد القادر صاحب 〃 〃 〃	۵۱
۵۶	عبد القدیر صاحب 〃 〃 〃	۵۴
۵۷	محمد عبد اللہ صاحب 〃 〃 〃	۳۶
۵۸	عنایت اللہ صاحب 〃 〃 〃	۳۸
۶۵	رشید احمد صاحب 〃 〃 〃	۵۸
۶۹	مولوی محمد احمد صاحب 〃 〃 〃	۶۵
۷۰	〃 محمود احمد صاحب خلیل 〃 〃 〃	۶۰
۷۲	〃 بشیر احمد صاحب 〃 〃 〃	۶۴
۷۵	〃 نور الحق صاحب 〃 〃 〃	۵۴
۷۶	عبد الحمید خان صاحب پوسٹل کلرک کوئٹہ	۳۸
۷۷	سید مختار احمد صاحب ہاشمی قادیان	۴۹
۷۸	ملک محمد عبد اللہ صاحب مولوی فاضل 〃	۶۷
۷۹	احمد الدین صاحب کوئٹہ	۴۱
۸۰	میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کوئٹہ	۵۰
۸۱	سید عبد الرحیم صاحب 〃	۳۶
۸۴	مولوی ارجمند خان صاحب مولوی فاضل جامعہ احمدیہ قادیان	۶۵
۸۵	حافظ مبارک احمد صاحب 〃 〃 〃	۶۲
۸۶	صاحبزادہ ابو الحسن صاحب قدسی 〃 〃 〃	۵۴
۹۴	ماسٹر علی محمد صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی تعلیم الاسلام ہائی سکول 〃	۶۷
۹۶	〃 محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے 〃 〃 〃	۶۰
۹۷	صوفی غلام محمد صاحب بی۔ ایس۔ سی 〃 〃 〃	۴۹
۱۰۰	ماسٹر نذیر احمد صاحب رحمانی 〃 〃 〃	۴۷
۱۰۱	〃 فضل داد صاحب 〃 〃 〃	۴۴
۱۰۲	〃 محمد علی صاحب اظہر 〃 〃 〃	۵۲
۱۰۳	مولوی تاج دین صاحب مولوی فاضل 〃 〃 〃	۶۰
۱۰۴	قاضی محمد نذیر صاحب 〃 جامعہ احمدیہ 〃	۷۷
۱۰۷	مولوی علی احمد صاحب 〃 تعلیم الاسلام ہائی سکول 〃	۴۹
۱۰۸	مولوی محمد ابراہیم صاحب 〃 〃 〃	۵۲
۱۱۰	ماسٹر قمر الدین صاحب 〃 〃	۴۴
۱۱۲	〃 محمد حنیف صاحب 〃 〃 〃	۴۵
۱۱۶	〃 محمد بخش صاحب 〃 〃	۴۴
۱۱۷	〃 حسن محمد صاحب 〃 〃 〃	۳۸
۱۱۸	〃 عبد العزیز صاحب 〃 〃 〃	۳۶

بقیہ صفحہ ۲

حکام یہ خیال کرلیں گے۔ کہ اب جو کچھ ان کی مرضی میں آئے۔ وہ کرسکتے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ وہ ایسا کب تک کرتے چلے جائیں گے۔ یہ دنیا نہ پنجاب کے وزراء کے قبضہ میں ہے۔ نہ پنجاب کے گورنر کے قبضہ میں ہے۔ نہ وائسرائے کے قبضہ میں ہے۔ نہ وائسرائے کی کونسل کے قبضہ میں ہے۔ نہ انگلستان کے قبضہ میں ہے۔ نہ انگلستان کی پارلیمنٹ کے قبضہ میں ہے اسی طرح نہ انگلستان کے بادشاہ کے قبضہ میں ہے۔ نہ جرمنی کے قبضہ میں ہے۔ اور نہ اٹلی کے قبضہ میں ہے۔ بلکہ یہ اُس خدا کے قبضہ میں ہے۔ جو آسمان وزمین کا مالک ہے۔ اور جس کی مٹھی میں دنیا کی ہر چیز ہے۔ وہ ہمارے صبر کو آسمان پر سے دیکھے گا۔ اور ہمیں اس صبر کی جزاء دیگا مگر جس دن ہمارا پیمانہ صبر لبریز ہو گیا۔ جس دن اس نے سمجھا کہ حکام ہمارے صبر سے ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اس دن وہ انہیں آسمانی ہتھیاروں سے خود ہی مروڑ کر رکھ دے گا۔

پس تم گھبراؤ نہیں۔ بلکہ اللہ تعالےٰ سے دعائیں کرو کیونکہ اس وقت صرف انگریزوں کی ہستی ہی نہیں صرف ہندوستان کی ہستی ہی نہیں۔ بلکہ تمام دنیا کی ہستی خطرہ میں ہے۔ اگر تم روپے سے مدد دینے کی طاقت رکھتے ہو۔ تو روپے سے مدد دو۔ اگر فوج میں بھرتی ہوسکتے ہو۔ تو فوج میں بھرتی ہوجاؤ۔ اور اگر ان دونوں طریقوں میں سے کسی طریق پر بھی عمل نہیں کرسکتے تو اللہ تعالےٰ سے اس جنگ کے بُرے اثرات کے دور ہونے کی دعائیں کرو۔ اور خوب کرو باقی رہے ایسے حکام سو ان کو یا تو ان کے حال پر چھوڑ دو یا پھر خود کوئی قدم اٹھانے کی بجائے ان کے متعلق بھی دعا کرو۔ کہ یا تو خدا تعالےٰ ان کے دلوں کو بدل کر ان کی اصلاح کردے یا پھر جس طرح خدا تعالےٰ کا عذاب آتا ہے تو وہ اعزہ کو اذلّہ بنا دیتا ہے۔ اور جو لوگ تکبر سے اکڑ اکڑ کر چلتے ہیں۔ ان کے لئے اپنی کمر سیدھی کرنی بھی مشکل ہوجاتی ہے۔ اسی طرح وہ ان کے ساتھ سلوک کرے۔

پس یہ مت خیال کرو کہ تمہارا صبر رائگاں جائے گا۔ اسی طرح حکام یہ مت خیال کریں کہ وہ ہم پر ظلم کرکے سُکھ پاسکتے ہیں ہم ان سے بے انصافی نہیں چاہتے۔ ہم ان سے کسی غیر پر ظلم کرنے کا مطالبہ نہیں کرتے۔ ہم صرف یہ کہتے ہیں۔ کہ ہم سے بھی وہی سلوک کرو۔ جو تم غیروں سے کرتے ہو۔ اور اگر اس مطالبہ کے بعد بھی وہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آئیں تو تم مت گھبراؤ اور تسلّی رکھو کہ ہم سب کے سروں پر ایک اور عظیم الشان بادشاہ موجود ہے۔ اور وہ اتنا بڑا بادشاہ ہے۔ کہ اس کے سامنے یہ دنیوی حکام اتنی حیثیت بھی نہیں رکھتے جتنی ایک نوکر آقا کے سامنے رکھتا ہے۔ وہ خود ان سے بدلہ لے گا۔ اور ایسا لے گا کہ یہ تو کیا ان کی اولادیں تک بھی اس کی چوٹ کی شدت سے چلّائیں گی۔

پس یہ ایک ضروری بات تھی۔ جس کے متعلق خطبہ میں مَیں نے جماعت کو ہدایت دینا مناسب سمجھا کیونکہ جماعت کے افسر جو

مجھ سے ملتے ہیں۔ ان کی طبیعت میں بھی مَیں جوش دیکھتا ہوں۔ اور لوگوں کے متعلق بھی میں محسوس کر رہا ہوں۔ کہ ان کی طبائع میں جوش ہے۔ میں ان سب سے کہتا ہوں کہ یہ جوش دکھانے کا وقت نہیں۔ تم اسوقت اپنے دانتوں تلے زبان دے کر بیٹھ جاؤ۔ اور اپنی ساری طاقت موجودہ جنگ میں فتح حاصل کرنے کے لئے صرف کردو۔ جو مال دے سکتا ہے وہ مال دے اور جو فوج میں بھرتی ہوکر یا والنٹیرز دے کر مدد کرسکتا ہے وہ فوج میں بھرتی ہوکر اور والنٹیرز بہم پہنچا کر مدد کرے۔ اگر ان امور کی طرف توجہ کرنا ضروری ہوا تو جنگ کے بعد دیکھا جائے گا۔ کہتے ہیں۔ یار زندہ صحبت باقی۔ یہ وزراء بھی ابھی باقی ہیں۔ حکام بھی ابھی باقی ہیں۔ اور افسر بھی ابھی باقی ہیں۔ اور ہم بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے باقی ہونگے۔ بلکہ ہم تو ہر سال پہلے سے زیادہ طاقتور ہوتے چلے جائیں گے۔ مگر موجودہ وقت شور کرنے کا نہیں۔ اگر اسوقت بعض حکام تمہارا حق غصب بھی کرتے ہیں۔ تو جس طرح اس ماں نے کہدیا تھا کہ میرا بچہ نہیں۔ اسی طرح تم بھی کہدو کہ ہمارا کوئی حق نہیں

بقیہ صفحہ ۶

رول نمبر	نام	نمبر
۱۱۹	ماسٹر نواب دین صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان	۴۰
۱۲۲	" بشیر احمد صاحب دینیں " "	۴۰
۱۲۳	" عبد السعید صاحب " "	۳۶
۱۲۴	محمد ابراہیم صاحب رشید۔ پڑ فقیرہ۔ حیدر آباد سندھ	۵۲
۱۲۵	بابو محمد اسمٰعیل صاحب معتبر	۴۷
۱۳۲	قریشی محمد افضل صاحب مولوی فاضل قادیان	۴۸
۱۳۴	خان عبد المجید خان صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ریٹائرڈ کپورتھلہ	۵۶
۱۳۵	پیر شیر عالم صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر دولت نگر	۴۹
۱۳۷	سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ بی۔ اے حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ	۷۰
۱۴۰	بابو عبد الرحمٰن صاحب کوئٹہ	۳۵
۱۴۱	ماسٹر چراغدین صاحب ٹیچر عارف والا	۵۹
۱۴۴	محمودہ بیگم صاحبہ بنت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب یادگیر	۴۸
۱۴۵	امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت سیٹھ شیخ حسن صاحب "	۴۴
۱۴۷	ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب وزیر آباد	۵۹
۱۵۰	چوہدری غلام احمد صاحب ایم۔ اے سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل لاہور	۵۱
۱۶۱	بشارت الرحمٰن صاحب احمدیہ ہوسٹل لاہور	۶۴
۱۶۹	نصیر احمد شاہ صاحب "	۴۷
۱۷۵	ماسٹر فضلدین صاحب بھیرو چیچی ضلع گورداسپور	۴۶
۱۸۷	محمد شمس الدین صاحب کلکتہ	۳۸
۱۸۸	مولوی احمد صاحب ایم۔ کام "	۳۹
۲۱۲	مبارکہ شوکت صاحبہ بنت بابو عبد اللطیف صاحب مرحوم قادیان	۵۴
۲۱۳	منشی رمضان علی صاحب کلرک دفتر پرائیویٹ سکرٹری	۵۹
۲۱۶	سید بدر الدین صاحب کٹکی کلکتہ	۴۶
۲۲۰	ملک بشارت احمد صاحب قادیان	۳۷
۲۴۲	نصیر احمد صاحب دیرو والی "	۵۰
۲۴۸	ناصر الدین صاحب طالب علم "	۳۶
۲۵۰	بشارت احمد صاحب "	۳۳
۲۶۰	محمد لقمان صاحب حیدر آباد دکن	۵۸
۲۶۷	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی۔ گھٹیالیاں	۵۸
۲۶۹	منشی محمد اسمٰعیل صاحب پٹواری مال چک ۵ ضلع لاہور	۴۱
۲۷۱	سردار احمد صاحب طالب علم مدرسہ احمدیہ قادیان	۴۷
۲۷۲	ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ٹیچر سیدوالا	۳۷
۲۷۹	مولوی عبد المالک صاحب مبلغ آگرہ	۴۹
۲۸۰	صدیق احمد صاحب لائلپوری طالب علم مدرسہ احمدیہ قادیان	۵۴
۲۸۸	مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ بہار	۵۹
۲۹۹	" غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سندھ	۴۹
۳۱۷	عبد الرحیم خان صاحب لودھراں	۳۷
۳۱۸	بابو نواب الدین صاحب جبلپور	۵۶
۳۱۹	چوہدری فضل احمد صاحب اے۔ ڈی۔ آئی سرگودھا	۳۹
۳۲۰	مرزا جان عالم بیگ صاحب "	۴۰
۳۲۱	الف میاں عبد الغفار صاحب "	۵۴
	رول نمبر ۳۲۱ ب	۵۴
۳۲۴	چوہدری فقیر محمد صاحب انسپکٹر پولیس گوڑگاؤں	۴۲
۳۲۹	مولوی محمد نذیر صاحب قریشی مولوی فاضل قادیان	۴۸
۳۳۰	" مصلح الدین صاحب " "	۵۴
۳۳۱	چوہدری فضل کریم صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر عارف والا	۵۰
۳۳۲	محمد حسین صاحب آزاد جامعہ احمدیہ قادیان	۵۴
۳۳۵	مسعودہ بیگم صاحبہ "	۴۲
۳۳۶	کلثوم بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ قادیان	۵۸
۳۳۷	غلام باری صاحب طالب علم جامعہ احمدیہ "	۵۷
۳۴۰	ناصر الدین صاحب " " "	۴۵
۳۴۲	عبد العزیز صاحب درجہ اولیٰ " "	۴۶
۳۴۶	بشیر الدین صاحب " " "	۴۴
۳۴۷	خطیب الرحمٰن صاحب " " "	۳۳
۳۴۹	محمد حسین صاحب تحسین " " "	۳۴
۳۵۰	عبد الوہاب صاحب طالب علم " " "	۵۶
۳۵۳	محمد شریف صاحب " " "	۴۹
۳۵۵	محمد منور صاحب " " "	۶۰
۳۵۶	محمد ابراہیم صاحب " " "	۴۶
۳۵۷	محمد علی صاحب خالد قادیان	۴۳
۳۵۸	استانی امت السلام صاحبہ "	۵۴
۳۵۹	رؤف النساء بیگم صاحبہ بنت بابو محمد بخش صاحب قادیان	۳۴
۳۶۰	محمد اسرائیل صاحب دہلی	۴۹
۳۶۲	استانی سیدہ بیگم صاحبہ نصرت گرلز سکول قادیان	۵۳
ا۔ د	شیخ محمد لطیف صاحب بی۔ اے ایل ایل بی گنج لاہور	۵۲
ا۔ ب	چوہدری محمود احمد صاحب سکرٹری خدام الاحمدیہ لاہور	۶۰
ا۔ ج	شیخ محمد لطیف صاحب احمدیہ ہوسٹل "	۳۵
	حفیظ النساء صاحبہ	۴۹

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۷ فروری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ انگریزی فوجوں نے بن غازی پر قبضہ کر لیا ہے۔ جو درنہ کے جنوب میں ڈیڑھ سو میل دور واقعہ ہے۔ اس پر اتنی جلدی قبضہ اس بات کا ثبوت ہے کہ جنرل ویول کی فوج باوجود رستہ میں جنگ کرنے کے بجلی کی سی سرعت سے بڑھ رہی اور دشمن پر کامیاب وار کر رہی ہے۔ بن غازی نہایت اہم بندرگاہ ہے۔ جنرل گرزیانی کی آخری چھاؤنی تھی۔ اس کی آبادی ۳۵ ہزار ہے معلوم ہوا ہے۔ جب بن غازی پر حملہ کیا گیا اس وقت ریت کا طوفان آ رہا تھا۔

دوسرے مورچوں سے بھی اچھی خبریں آ رہی ہیں۔ ہر مقام پر اٹلی کی فوجوں کو پیچھے دھکیلا جا رہا ہے۔ اور انگریزی ہوائی بیڑہ انگریزی فوجوں کو آگے بڑھنے میں مدد دے رہا ہے۔

لنڈن ۷ فروری۔ یورپ میں دشمن کے جیتے ہوئے بندرگاہوں پر انگریزی ہوائی جہازوں نے حملے کئے۔ دشمن کے ہوائی جہازوں نے کوئی سرگرمی نہیں دکھائی لنڈن پر کوئی حملہ نہیں کیا گیا۔

لنڈن ۷ فروری۔ موسیو لاوال نے مارشل پیٹان سے جو مطالبات کئے ہیں۔ وہ الٹی میٹم کا رنگ رکھتے ہیں۔ اگر وہ پورے کر دیئے گئے۔ تو مارشل پیٹان کی وہی پوزیشن ہو جائے گی۔ جو آخری سالوں میں ہینڈنبرگ کی رہ گئی تھی۔

دہلی ۶ فروری۔ مرکزی اسمبلی کے ایک کانگرسی ممبر نے اس بنا پر تحریک التوا پیش کی ہے۔ کہ حکومت ہند لوگوں کو جنگ کے متعلق محض اپنے خیالات ظاہر کرنے کی بنا پر گرفتار کر کے ڈیفنس ایکٹ کے ماتحت اختیارات کا غلط استعمال کر رہی ہے۔

چنگنگ ۶ فروری۔ معلوم ہوا ہے جاپانی ہوا بازوں نے برما روڈ پر بمباری کر کے دو پل تباہ کر دیئے ہیں اس وجہ سے آمد و رفت بند ہو گئی ہے اور لاریاں سڑک پر کھڑی ہیں۔

لنڈن ۶ فروری۔ جرمن فوجیں اٹلی کی بندرگاہ جنوآ پر قبضہ کر چکی ہیں۔ اب اس بندرگاہ میں مال و اسباب سے لدے ہوئے جہاز پہنچیں گے جرمنی ان پر قبضہ کر لے گا۔ اور وہ مال ان منڈیوں میں نہ پہنچ سکے گا جہاں اسے پہنچانا مقصود ہو گا۔ اس سے سوئٹزرلینڈ کو سب سے زیادہ نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔

لنڈن ۵ فروری۔ ہٹلر نے وشی گورنمنٹ کو مطلع کیا ہے کہ فرانکو جرمن مسائل کا مکمل اور فوری حل دریافت کیا جانا چاہیئے اور فروری کے آخر سے اس پر عمل درآمد شروع ہو جانا چاہیئے

لنڈن ۵ فروری۔ معلوم ہوا ہے وشی گورنمنٹ اور ہٹلر میں کشیدگی بڑھ گئی اور نازک صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔

لنڈن ۶ فروری۔ برٹش کیبنٹ نے بلغاریہ کی حکومت کو پیغام بھیجا ہے۔ کہ اگر جرمن حملہ کی صورت میں اس نے محوری طاقتوں کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ تو برطانیہ بلغاریہ کی مدد کرے گا۔

میڈرڈ ۶ فروری۔ معلوم ہوا ہے جرمنی کے دارالسلطنت برلن سے بچوں کو دوسرے شہروں میں بھیجا جا رہا ہے۔ ۲۸ فروری تک سارے بچے شہر سے نکال دیئے جائیں گے۔

لنڈن ۵ فروری۔ امریکہ روانہ ہونے سے قبل وینڈل وکی نے جرمن قوم کے نام ایک پیغام دیا۔ جس میں کہا کہ میں خالص جرمن نسل سے ہوں۔ میرے آباء و اجداد نے ۹۰ سال ہوئے جرمنی کو چھوڑا۔ کیونکہ وہ مطلق العنانی کی حکومت کے خلاف تھے۔ اور آزادانہ زندگی بسر کرنا چاہتے تھے۔ مجھے اپنے جرمن خون پر فخر ہے لیکن میں ظلم اور سختی سے نفرت کرتا ہوں۔ جرمن قوم کو بتا دیجئے کہ ہم امریکن جرمن گورنمنٹ کی طاقت حاصل کرنے کی موجودہ خواہش سے نفرت کرتے ہیں۔

لنڈن ۶ فروری۔ آج ہوس آف کامنز میں ایک سوال کے جواب میں ہوم سکرٹری نے کہا حکومت برطانیہ جانتی ہے کہ انگلستان پر بہت جلد حملہ ہونے والا ہے۔ مگر اس کی حفاظتی تیاریاں بھی مکمل کر لی گئی ہیں۔ نیز کہا کہ جنگ چھڑنے کے بعد برطانیہ کے ۶۸ بحری جہازوں کا جو نقصان پہنچا ہے۔

پشاور ۵ فروری۔ افغانستان میں موٹر سروس ایک کمپنی کرے گی۔ جسے سرکاری حمایت حاصل ہو گی۔ یہ کمپنی بیس لاکھ افغانی سکہ کے سرمایہ سے جاری ہوئی ہے۔

کانپور ۵ فروری۔ حکومت ہند نے محکمہ سپلائی کے پراونشل کنٹرولرز سے دریافت کیا ہے کہ ہندوستان میں شعلے پھینکنے والے پیراشوٹ تیار کرنا ممکن ہے۔ ان پیراشوٹوں کے لئے مضبوط ریشمی کپڑے کی ضرورت ہوتی ہے گورنمنٹ ویونگ سکول بنارس میں اس قسم کا کپڑا تیار کرنے کے لئے تجربے کئے جا رہے ہیں۔

لنڈن ۷ فروری۔ انگریزی فوجوں نے بن غازی پر قبضہ کر کے جو فتح حاصل کی ہے۔ وہ انگریزی فتوحات میں سنہری حروف سے لکھی جائے گی۔ انگریزی فوجوں نے ایک ہفتہ کے اندر اندر۔ ایک سو پچاس میل کا سفر طے کیا ہے۔ بن غازی کو سر کر لینے کا مطلب یہ ہے۔ کہ مشرقی لیبیا کو سر کر لیا گیا ہے۔ اب اطالوی فوجوں کو ٹرپلی تک پیچھے ہٹ جانا پڑے گا۔ جو چار سو میل دور ہے۔ بن غازی کے سر ہو جانے کی وجہ سے مصر پر حملہ کا خطرہ دور ہو گیا ہے اور افریقہ کا بادشاہ بننے کے متعلق مسولینی کا خواب بھی خیال بن کر رہ گیا ہے

لنڈن ۷ فروری۔ اریٹریا میں لیبیا کے بعد لڑائی کا زیادہ زور ہے جہاں دشمن جم کر مقابلہ کر رہا ہے۔ باوجود اس کے انگریزی فوجیں آگے بڑھتی جا رہی ہیں

لنڈن ۷ فروری۔ آج نیروبی میں بتایا گیا۔ کہ جنرل ویول ہوائی جہاز کے ذریعہ کینیا جا پہنچے تھے۔ جہاں تھوڑی دیر ٹھہر کر واپس چلے گئے۔

لنڈن ۷ فروری۔ اٹلی اور سوئٹزرلینڈ میں مال اور گاڑیوں کا آنا جانا بند کر دیا گیا ہے۔ جس کی کوئی وجہ نہیں بتائی گئی۔

لنڈن ۷ فروری۔ اٹلی اس خطرہ سے کہ سسلی پر انگریزی فوجیں حملہ نہ کر دیں۔ زور شور کی تیاریاں کر رہی ہے۔ میلان۔ ٹیورن اور دوسرے شہروں میں اب بھی بلوے ہو رہے ہیں۔

لنڈن ۷ فروری۔ کینیڈا کے ہوائی محکمہ کے وزیر نے بتایا ہے۔ کہ ہوائی ٹریننگ پر پہلے ۶۰ لاکھ ڈالر خرچ کا اندازہ تھا۔ اب اندازہ ہے۔ کہ ایک کروڑ ڈالر خرچ ہو گا۔ ۱۵ ہزار درخواستیں آ چکی ہیں۔

لنڈن ۷ فروری۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ کے قرضہ اور پٹے پر مال دینے کے بل پر ایک ترمیم یہ پیش کی گئی۔ کہ امریکہ کی حفاظت کرنے والے افسروں کی صلاح مشورہ کے بغیر سامان کسی کو نہ دیا جائے۔ مگر یہ ترمیم رد ہو گئی۔ البتہ یہ ترمیم مان لی گئی کہ ادھار اور پٹے پر مال دینے کے جو اختیارات مسٹر روزویلٹ کو دیئے گئے ہیں ان کی میعاد پانچ سال ہو گی۔

لنڈن ۷ فروری۔ فرانس نازیوں کے قبضہ کی وجہ سے آہستہ آہستہ تباہ ہو رہا ہے۔ کیونکہ کھانے پینے کا آدھے سے زیادہ سامان جرمن ہتیا لیتے ہیں۔ تمام فیکٹریوں پر جرمنوں کا قبضہ ہے ۳۰ لاکھ پونڈ روزانہ جرمن فوج کا خرچ ہے۔ ان حالات میں فرانس نازک وقت سے گزر رہا ہے۔ جو پہلے کبھی اس پر نہیں آیا۔

ممباسہ ۷ فروری۔ ہندوستان کے ٹریڈ کمشنر نے اعلان کیا ہے۔ کہ برٹش افریقہ میں گندھک کے تیزابوں۔ چاقوؤں چھریوں۔ اور چینی کے برتنوں کی منڈی ہندوستان کے لئے کھل گئی ہے جنگ کی وجہ سے یہ چیزیں چونکہ ان ممالک سے نہیں آ سکتیں۔ جہاں سے پہلے آتی تھیں۔ اس لئے ہندوستان سے منگائی جائیں گی۔ ہندوستانی دواؤں کی بھی وہاں خوب کھپت ہو گی۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی